قیامت کے دن کے حالات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیامت کا دن

لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ () وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ () أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَلَّنْ نَجْمَعَ عِظَامَهُ () بَلَى قَادِرِينَ عَلَى أَنْ نُسَوِّيَ بَنَانَهُ () بَلْ يُرِيدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ () يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ () فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ () وَخَسَفَ الْقَمَرُ () وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ () يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ () كَلَّا لَا وَزَرَ () إِلَى رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ

(القیامۃ:12-1)

نہیں، میں قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں ! اور نہیں، میں بہت ملامت کرنے والے نفس کی قسم کھاتا ہوں ! کیا انسان گمان کرتا ہے کہ بیشک ہم کبھی اس کی ہڈیاں اکٹھی نہیں کریں گے۔ کیوں نہیں ؟ (ہم انھیں اکٹھا کریں گے) اس حال میں کہ ہم قادر ہیں کہ اس (کی انگلیوں) کے پورے درست کر (کے بنا) دیں۔ بلکہ انسان چاہتا ہے کہ اپنے آگے (آنے والے دنوں میں بھی) نافرمانی کرتا رہے۔ وہ پوچھتا ہے اٹھ کھڑے ہونے کا دن کب ہوگا ؟ پھر جب آنکھ پتھرا جائے گی۔ اور چاند گہنا جائے گا۔ اور سورج اور چاند اکٹھے کر دیے جائیں گے۔ اور انسان اس دن کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے ؟ ہرگز نہیں، پناہ کی جگہ کوئی نہیں۔ اس دن تیرے رب ہی کی طرف جا ٹھہرنا ہے

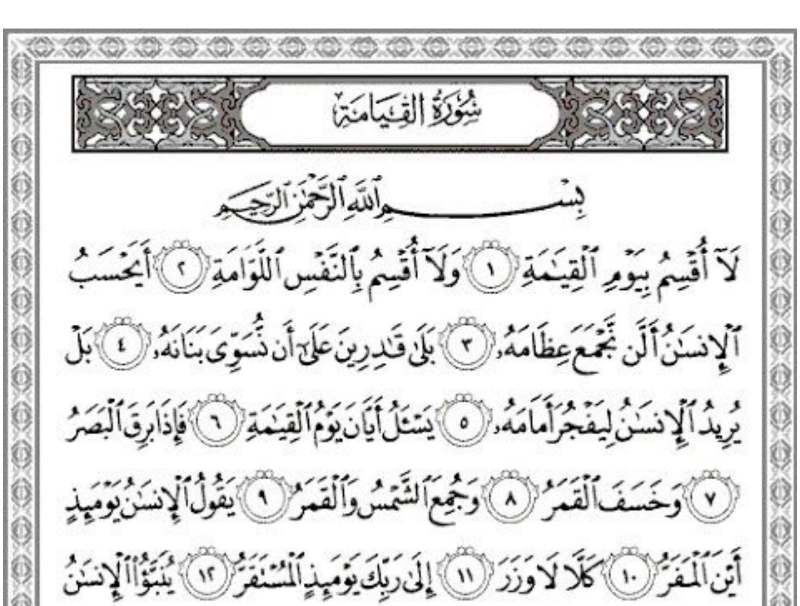
سُورَةُ القِيَامَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

لَآ أُقْسِمُ بِيَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ ﴿١﴾ وَلَآ أُقْسِمُ بِٱلنَّفْسِ ٱللَّوَّامَةِ ﴿٢﴾ أَيَحْسَبُ ٱلْإِنسَٰنُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُۥ ﴿٣﴾ بَلَىٰ قَٰدِرِينَ عَلَىٰٓ أَن نُّسَوِّىَ بَنَانَهُۥ ﴿٤﴾ بَلْ يُرِيدُ ٱلْإِنسَٰنُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُۥ ﴿٥﴾ يَسْـَٔلُ أَيَّانَ يَوْمُ ٱلْقِيَٰمَةِ ﴿٦﴾ فَإِذَا بَرِقَ ٱلْبَصَرُ ﴿٧﴾ وَخَسَفَ ٱلْقَمَرُ ﴿٨﴾ وَجُمِعَ ٱلشَّمْسُ وَٱلْقَمَرُ ﴿٩﴾ يَقُولُ ٱلْإِنسَٰنُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ ٱلْمَفَرُّ ﴿١٠﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿١١﴾ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ ٱلْمُسْتَقَرُّ ﴿١٢﴾ يُنَبَّؤُا۟ ٱلْإِنسَٰنُ

قیامت کے دن کے حالات

- شفاعت: شفاعت کا معنی و مفہوم
- شفاعت کی اقسام
- نبی ﷺ کی اپنی امت کے لیے شفاعت
- نبی ﷺ کی شفاعت کے مستحق لوگ
- نبی ﷺ کے علاوہ دیگر شفاعتیں

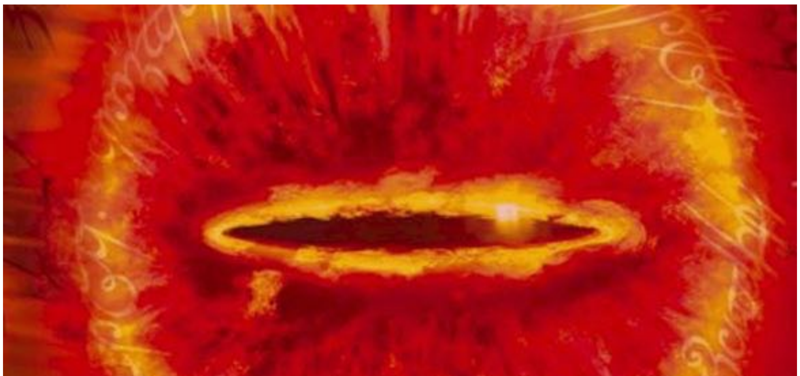

شفاعت

شفاعت کا معنی و مفہوم

شفاعت

لغوی معنی

شفع

وتر کی ضد

وتر	شفع
طاق	جفت

ایک چیز کو دوسری چیز سے ملانا

کسی دوسرے کو فائدہ پہنچانے یا اس سے نقصان دور کرنے کے لیے واسطہ یاذریعہ بننا ہے،
یایہ حساب کتاب کا فیصلہ کرنے اور گناہوں سے درگزر کردینے اورثواب کو زیادہ کرنے کے لیے
کچھ شرائط کے ساتھ ذریعہ بننا ہے،
یا یہ ایسے شخص کو ذریعہ بنانا ہے جس کو اللہ اجازت دے دے یا اس سے راضی ہو اور وہ
ایسے شخص کی سفارش کرے جس سے اللہ راضی ہو اوراس بارے میں سفارش کرے جو
قیامت کے دن اس کے لیے مفید ہو۔ [مختصر في الشفاعة عند أهل السنة - صيد الفوائد]

شفاعت کی شرائط

(1)۔سفارش کرنے والے سے اللہ راضی ہو،

(2)۔جس کی سفارش کی جائے اللہ اس سے بھی راضی ہو،

(3)۔اللہ تعالی سفارش کرنے والے کو سفارش کرنے کی اجازت
دے دے۔ [مختصر في الشفاعة عند أهل السنة - صيد الفوائد]

جو سفارش کا مستحق نہیں اس کے لیے سفارش نہیں

قیامت کے دن اس آدمی کے لیے سفارش کوئی فائدہ نہ دے گی جو اس کا حق دار نہیں ہوگا۔ [تفسیر ابن العثیمین]

مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ () قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ () وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ () وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ () وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ () حَتَّى أَتَانَا الْيَقِينُ () فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ (المدثر:48-42)

تمہیں کس چیز نے سقر میں داخل کردیا ؟وہ کہیں گے ہم نماز ادا کرنے والوں میں نہیں تھے۔ اور نہ ہم مسکین کو کھانا کھلاتے تھے۔اور ہم بے ہودہ بحث کرنے والوں کے ساتھ مل کر فضول بحث کیا کرتے تھے۔اور ہم جزا کے دن کو جھٹلایا کرتے تھے۔یہاں تک کہ ہمارے پاس یقین آگیا۔پس انھیں سفارش کرنے والوں کی سفارش نفع نہیں دے گی۔

سفارش صرف اس کے حق میں ہوگی جس کے لیے اللہ اجازت دے گا

مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ... (البقرة:255)

کون ہے وہ جو اس کے پاس اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے۔

يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا (طه:109)

اس دن سفارش نفع نہ دے گی مگر جس کے لیے رحمان اجازت دے اور جس کے لیے وہ بات کرنا پسند فرمائے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُمْ مِنْ ظَهِيرٍ () وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ ... (سبأ:2322-)

کہہ دیجیے پکارو ان کو جنھیں تم نے اللہ کے سوا گمان کر رکھا ہے، وہ نہ آسمانوں میں ذرہ برابر کے مالک ہیں اور نہ زمین میں اور نہ ان کا ان دونوں میں کوئی حصہ ہے اور نہ ان میں سے کوئی اس کا مددگار ہے۔ اور نہ سفارش اس کے ہاں نفع دیتی ہے مگر جس کے لیے وہ اجازت دے۔

اللہ کے اذن کے بغیر کسی بھی انسان کی دوسرے انسان کے متعلق سفارش قبول نہیں کی جائے گی

وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ (البقرة:123)

اور اس دن سے بچو جب نہ کوئی جان کسی جان کے کچھ کام آئے گی اور نہ اس سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ اسے کوئی سفارش نفع دے گی اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

شفاعت صرف اسے فائدہ دے گی جس کے لیے رحمان پسند کرے گا

وَكَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِنْ بَعْدِ أَنْ يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَرْضَى (النجم:26)

اور آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے ہیں کہ ان کی سفارش کچھ کام نہیں آتی مگر اس کے بعد کہ اللّٰہ اجازت دے جس کے لیے چاہے اور (جسے) پسند کرے۔

وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَى وَهُمْ مِنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ (الأنبياء:28)

اور وہ سفارش نہیں کرتے مگر اسی کے لیے جسے وہ پسند کرے اور وہ اسی کے خوف سے ڈرنے والے ہیں۔

فرشتے بھی اللہ کی اجازت کے بغیر شفاعت نہیں کر سکتے

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ عِبَادٌ مُكْرَمُونَ () لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ () يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَى وَهُمْ مِنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ (الأنبياء:28-26)

اور انھوں نے کہا رحمان نے کوئی اولاد بنا رکھی ہے، وہ پاک ہے، بلکہ وہ بندے ہیں جنھیں عزت دی گئی ہے۔ وہ بات کرنے میں اس سے پہل نہیں کرتے اور وہ اس کے حکم کے ساتھ ہی عمل کرتے ہیں۔ وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ سفارش نہیں کرتے مگر اسی کے لیے جسے وہ پسند کرے اور وہ اسی کے خوف سے ڈرنے والے ہیں۔

شفاعت کی اقسام

1۔ ثابت شدہ صحیح شفاعت

2۔ باطل شفاعت

1۔ ثابت شدہ صحیح شفاعت

پہلی قسم:ثابت شدہ صحیح شفاعت:یہ وہ شفاعت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ثابت کیا ہے یا اس شفاعت کو رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے ثابت کیا ہے،

یہ شفاعت صرف ان لوگوں کے لیے ہوگی جو توحید والے اور اللہ کے لیے اخلاص رکھنے والے ہیں۔

2۔ باطل شفاعت

دوسری قسم: وہ شفاعت جس کی نفی کی گئی ہے ،باطل شفاعت :

(1)۔دنیا میں، اولیاء وغیرہ کو ذریعہ بنانا،

(2)۔آخرت میں،کافروں کی طرف سے سفارش کرنے والے،یہ ایسی سفارش ہوگی جو سابقہ شرائط سے خالی ہوگی۔

(3)۔یا بدعت والی شفاعت،یہ وہ شفاعت ہے جو جاہل اور مشرکین قبروں میں دفن کیے ہوئے لوگوں سے طلب کرتے ہیں۔ [مختصر في الشفاعة عند أهل السنة - صيد الفوائد]

اللہ کے سوا کوئی دوست اور سفارشی نہیں

وَأَنْذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْ يُحْشَرُوا إِلَى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِنْ دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ (الأنعام:51)

اور اس کے ساتھ ان لوگوں کو ڈرا جو خوف رکھتے ہیں کہ اپنے رب کی طرف (لے جا کر) اکٹھے کیے جائیں گے، ان کے لیے اس کے سوا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارش کرنے والا، تاکہ وہ بچ جائیں۔

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ مَا لَكُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ (السجدة:4)

اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان کی ہر چیز کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر وہ عرش پر بلند ہوا، اس کے سوا تمہارا نہ کوئی دوست ہے اور نہ کوئی سفارش کرنے والا۔ تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

باطل معبود اللہ کے ہاں سفارش نہیں کر سکتے

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ (يونس:18)

اور وہ اللہ کے سوا ان چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ انھیں نقصان پہنچاتی ہیں اور نہ انھیں نفع دیتی ہیں اور کہتے ہیں یہ لوگ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔ کہہ دیجیے کیا تم اللہ کو اس چیز کی خبر دیتے ہو جسے وہ نہ آسمانوں میں جانتا ہے اور نہ زمین میں؟ وہ پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ شریک بناتے ہیں۔

ثابت شدہ صحیح شفاعت کی اقسام

1۔ عام شفاعت

2۔ خاص شفاعت

1۔ عام شفاعت

پہلی قسم: عام شفاعت: یہ شفاعت نبی ﷺ اور دوسرے انبیاء، صدیقین، شہداء اور نیک لوگوں کے لیے ثابت ہے،

شفاعتِ عامہ کی اقسام:

(1)۔جنت میں درجات کی بلندی کی شفاعت کرنا،

(2)۔اعراف والوں کو جنت میں داخل کرنے کی شفاعت کرنا،

(3)۔توحید پرست نافرمان لوگ جو جہنم کے حق دار بن چکے ہیں ان کے حق میں شفاعت کرنا کہ وہ جہنم میں داخل نہ ہوں،

(4)۔توحید پرست نافرمان لوگ جو جہنم میں ڈال دیے جائیں گے ان کے لیے شفاعت کرنا کہ ان کو جہنم سے نکال دیا جائے،

2۔ خاص شفاعت

دوسری قسم: خاص شفاعت: یہ شفاعت نبی ﷺ کے ساتھ خاص ہے،

شفاعتِ خاصہ کی اقسام:

(1)۔**شفاعتِ عظمیٰ**: حشر میں کھڑے رہنے سے نجات دلانے کی شفاعت اور یہ شفاعت کی سب سے بڑی قسم ہے یہی مقامِ محمود ہے،

(2)۔جنت کا دروازہ کھلوانے کی شفاعت،

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم **أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ يَشْفَعُ فِى الْجَنَّةِ**
[صحيح مسلم:504]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں لوگوں میں سے سب سے پہلے جنت (میں داخل ہونے) کے بارے میں شفاعت کروں گا۔

(3)۔ستر ہزار لوگوں کے بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہونے کی شفاعت،

(4)۔آپ ﷺ کے چچا ابو طالب کے بارے میں شفاعت۔

[مختصر في الشفاعة عند أهل السنة - صيد الفوائد]

آپ ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے آپ کے چچا کے عذاب میں کمی

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ ﷺ کی مجلس میں آپ کے چچا کا ذکر ہو رہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: شاید قیامت کے دن انہیں میری شفاعت کام آجائے اور انہیں صرف ٹخنوں تک جہنم میں رکھا جائے جس سے ان کا دماغ کھولے گا۔

[صحیح البخاری:3885]

عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے ابو طالب کو ان کی وفات کے بعد کوئی فائدہ پہنچایا، وہ آپ کی حفاظت کیا کرتے تھے اور آپ کے لئے لوگوں پر غصہ ہوا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: کہ ہاں وہ جہنم میں اس جگہ پر ہیں جہاں ٹخنوں تک آگ ہے اگر میں نہ ہوتا تو وہ آگ کے نچلے طبقے میں رہتے۔

[صحیح البخاری:6208]

نبی ﷺ کی اپنی امت کے لیے شفاعت

شفاعت کے حق کے ذریعے آپ ﷺ کو فضیلت دی گئی

نبی ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئی تھیں۔(ان میں سے ایک یہ ہے کہ) مجھے شفاعت عطا کی گئی۔

[صحيح البخاري:335]

نبی ﷺ کا اپنی قبولیت والی دعا کو امت کے لیے محفوظ کر لینا

نبی ﷺ نے فرمایا: مجھ سے کہا گیا آپ مانگیں کیونکہ ہر نبی نے مانگا ہے لیکن میں نے اپنا سوال قیامت کے دن تک مؤخر کر دیا ہے جس کا فائدہ تمہیں اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی گواہی دینے والے ہر شخص کو ہو گا۔

[مسند أحمد:7068]

نبی ﷺ کا امت کی شفاعت کی خاطر تمام رات فکر مند رہنا

إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (المائدة:118) "اگر تو انہیں عذاب میں بتلا کر دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں معاف کر دے تو تو بڑا غالب حکمت والا ہے"

جب صبح ہوئی تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ! آپ صبح تک ساری رات رکوع و سجود میں مسلسل ایک ہی آیت پڑھتے رہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لئے سفارش کا حق مانگا تھا جو اس نے مجھے عطا کر دیا ہے اور ان شاء اللہ یہ ہر اس شخص کو نصیب ہوگی جو اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔

آپ ﷺ کا امت کے لیے رونا، اللہ کا آپ کو راضی کرنا اور غم سے بچانا

اے اللہ میری امت میری امت۔ اور آپ رونے لگ گئے۔ تو اللہ عزوجل نے فرمایا: اے جبرائیل جاؤ محمد کے پاس حالانکہ تیرا رب خوب جانتا ہے۔ ان سے پوچھو کہ کیوں رو رہے ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اوررونے کی وجہ پوچھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بتادیا۔ حالانکہ اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ تو اللہ نے فرمایا: اے جبرائیل جاؤ محمدؐ کی طرف اور ان سے کہہ دو کہ ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں ضرور راضی کردیں گے اور ہم آپ کو غمگین نہیں کریں گے۔

[صحیح مسلم:520]

نبی ﷺ کا خود شفاعت کو اختیار کرنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اس نے مجھے ان دو میں سے کسی ایک بات کا اختیار دیا کہ میری نصف امت جنت میں داخل ہو جائے یا مجھے شفاعت کا اختیار مل جائے تو میں نے شفاعت کو اختیار کیا، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ کو اللہ کی قسم ڈالتے ہیں اور صحابی ہونے کا واسطہ دیتے ہیں کہ آپ ہمیں ان لوگوں میں سے کرلیں جن کی آپ شفاعت کریں گے۔

جب انہوں نے آپ سے اصرار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میری امت میں سے ہر وہ شخص جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو میری شفاعت میں شامل ہے۔

[مسند أحمد:24002]

صحابہ کا شفاعت کی رغبت کرنا

عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر کیا، یہاں تک کہ جب رات ہوگئی تو میری آنکھ سے نیند اڑ گئی، مجھے نیند نہیں آرہی تھی، تو میں کھڑا ہوگیا، لشکر میں کوئی چلنے پھرنے والا نہیں تھا مگر وہ زمین میں اپنا رخسار رکھے ہوئے تھا (یعنی سورہا تھا)۔ اور میں دیکھ رہا تھا کہ میرے دل میں ہر چیز کا خیال آرہا تھا۔ پس میں نے کہا: ضرور میں رسول اللہ ﷺ کے پاس چلوں گا اور آپ کی رات بھر پہرہ داری کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میں صبح کرلوں۔

چنانچہ میں لوگوں سے پھلانگتے ہوئے نکلا یہاں تک کہ میں لشکر سے نکل گیا۔ اچانک میں نے کچھ لوگ دیکھے۔ سو میں نے ان کی طرف جانے کا قصد کیا، پس وہ عبیدہ بن جراح اور معاذ بن جبل تھے۔ وہ دونوں مجھ سے کہنے لگے تمہیں کس چیز نے باہر نکالا؟ میں نے کہا: جس چیز نے تمہیں باہر نکالا۔ پس ہم ایک درخت کے جھنڈ کے سامنے تھے جو ہم سے دور نہیں تھا۔ چنانچہ ہم اس جھنڈ کی طرف چل دیئے۔ تو وہاں ہم نے شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ اور ہوا کی سرسراہٹ سنی۔

پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا یہاں ابوعبیدہ موجود ہیں؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: اور معاذ بن جبل؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ پھر پوچھا: اور عوف بن مالک؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکل کر تشریف لائے۔ ہم نے آپ سے کسی چیز کے بارے میں کوئی سوال نہیں کیا۔ اور نہ آپ ﷺ نے ہم سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے ٹھکانہ پر چلنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس چیز کی خبر نہ دوں جس کے بارے میں ابھی ابھی میرے رب نے مجھے اختیار دیا ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول!

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نے مجھے یہ اختیار دیا کہ یا تو وہ میری امت کے دو تہائی لوگوں کو جنت میں بغیر حساب اور عذاب کے داخل فرمادے یا مجھے شفاعت کا حق دے دے۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے کونسی بات اختیار فرمائی۔ آپ نے فرمایا: میں نے شفاعت کو اختیار کیا۔ ہم سب نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمیں اپنی شفاعت والوں میں کرلیجئے۔ آپ نے فرمایا: میری شفاعت ہر مسلمان کے لئے ہے۔

[صحیح الترغیب والترھیب:3637]

ابن حبان نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ روایت کیے ہیں : معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ! آپ میرا درجہ بخوبی جانتے ہیں، مجھے ان (شفاعت والوں)میں سے کر لیجئے۔ آپ نے فرمایا: تم ان میں سے ہو۔ عوف بن مالک اور ابو موسی نے کہا: اے اللہ کے رسول ! آپ بخوبی جانتے ہیں کہ ہم نے اپنے مال، اقارب اور اپنی اولاد چھوڑی اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے۔ سو آپ ہمیں ان (شفاعت والوں)میں سے کر لیجئے۔ آپ نے فرمایا: تم دونوں بھی ان میں سے ہو۔ تو وہ کہتے ہیں کہ پھر ہم لوگوں تک پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میرے پاس میرے رب کی طرف سے آنے والا آیا ہے اور مجھے اختیار دیا کہ میری آدھی امت جنت میں داخل جائے، یا شفاعت اختیار کر لوں۔ لوگوں نے کہا : اے اللہ کے رسول ! ہمیں ان میں سے کر لیجئے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خاموش ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ خاموش ہو گئے گویا کہ کوئی بھی نہیں بول رہا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شفاعت اس کے لئے ہے جو اس حال میں فوت ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔

نبی ﷺ کی شفاعت کی فضیلت

عبدالرحمن بن ابی عقیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں ایک وفد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔چنانچہ ہم آپ ﷺ کے پاس آئے اور ہم نے دروازے پر سواریاں بٹھا دیں اوراس وقت دنیا بھر میں ہمارے دلوں میں زیادہ قابل نفرت اس آدمی سے بڑھ کر کوئی نہیں تھا جس پر ہم داخل ہو رہے تھے اور جب ہم وہاں سے نکلے تو لوگوں میں اس آدمی سے بڑھ کر زیادہ کوئی محبوب نہ تھا۔

ہم میں سے کہنے والے نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے اپنے رب سے ایسی بادشاہی کیوں نہ مانگی جیسی سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی تھی؟ آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: کہ اللہ تعالی کے ہاں تمہارے ساتھی محمد ﷺ کے لیے سلیمان علیہ السلام کے ملک وبادشاہت سے بھی بہتر ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالی نے کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر اسے دعا کا حق دیا۔ ان میں سے بعض نے دنیا کے لیے دعا کی تو انہیں وہ دے دی گئی۔ اور ان میں سے بعض نے اس دعا کو استعمال کرتے ہوئے اپنی قوم کے لیے بددعا کی جب کہ انہوں نے ان کی نافرمانی کی چنانچہ وہ اس کی بددعا کی وجہ سے ہلاک وبرباد کر دیئے گئے

سو اللہ نے مجھے دعا کا حق دیا جو کہ میں نے قیامت کے دن اپنے رب کے پاس اپنی اُمت کی شفاعت کے لیے محفوظ کر رکھا ہے۔

[صحیح الترغیب والترھیب:3635]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی محمد
وعلی آل محمد کما صلیت
علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم
انک حمید مجید
اللھم بارک علی محمد وعلی
آل محمد کما بارکت علی
ابراھیم وعلی آل ابراھیم
انک حمید مجید

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے مستحق لوگ

ہر توحید پرست مسلمان کے لیے

عوف بن مالک کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ! آپ اللہ سے دعا فرمائیے کہ ہم کو آپ کی شفاعت نصیب کرے۔ آپ نے فرمایا: وہ تو ہر مسلمان کے لیے ہوگی۔

[سنن ابن ماجة:4317]

خلوص دل سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے والے کے لیے

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نےبیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ! قیامت کے دن آپ کی شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ کون حاصل کرے گا؟ آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ ! میرا بھی خیال تھا کہ یہ حدیث تم سے پہلے اور کوئی مجھ سے نہیں پوچھے گا، کیونکہ حدیث کے لینے کے لیے میں تمہاری بہت زیادہ حرص دیکھا کرتا ہوں۔ قیامت کے دن میری شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ اسے حاصل ہوگی جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خلوص دل سے کہا۔

[صحیح البخاري:6570]

نبی ﷺ کے لیے وسیلہ کی دعا کرنے والے کے لیے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اذان سن کر یہ کہے تو اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی اللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلَاۃِ الْقَائِمَۃِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِیلَۃَ وَالْفَضِیلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَہُ "اے اللہ! اس کامل پکار کے رب اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو قرب اور فضیلت عطا فرما اور انہیں مقام محمود پر کھڑا کر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے"۔ [صحیح البخاری:614]

مدینہ کی سختی پر صبر کرنے والے کے لیے

لاَ يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلَى لأْوَائِهَا فَيَمُوتَ إِلاَّ كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا كَانَ مُسْلِمًا. [صحيح مسلم:3450]

جو آدمی مدینہ کی تکلیفوں پر صبر کرے اور اسی حال میں اس کی موت آجائے تو میں اس کی شفاعت کروں گا یا فرمایا کہ میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا جبکہ وہ مسلمان ہو۔

اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ
آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا
مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ

مدینہ میں فوت ہونے والے کے لیے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں مرے تو اسے چاہیے کہ وہ ایسا ہی کرے کیونکہ جو یہاں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔

[مسند أحمد:5437]

اہل کبائر کے لئے شفاعت

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے کبیرہ گناہ کے مرتکب کے لیے میری شفاعت ہوگی

[سنن أبي داود:4741]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دیگر شفاعتیں

انبیاء اور صدیقین کی شفاعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔۔۔۔(قیامت کے دن)کہا جائے کہ صدیقین کو بلاؤ وہ آکر سفارش کریں گے۔ پھر کہا جائے گا کہ انبیاء کو بلاؤ چنانچہ بعض انبیاء تو ایسے آئیں گے جن کے ساتھ اہل ایمان کی ایک بڑی جماعت ہوگی، بعض کے ساتھ پانچ چھ آدمی ہوں گے بعض کے ساتھ کوئی بھی نہ ہوگا، پھر شہداء کو بلانے کا حکم ہوگا چنانچہ وہ اپنی مرضی سے جس کی چاہیں گے سفارش کریں گے۔

[مسند أحمد:15]

ابراہیم علیہ السلام کی اپنی اولاد کے لیے فکر مندی

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے:اے میرے رب ! رب جل وعلا فرمائے گا:اے میرے بندے میں حاضر ہوں۔ ابراہیم علیہ السلام کہیں گے:اے میرے رب،تو نے میرے بچوں کو جلا ڈالا ! اللہ تعالی فرمائیں گے:جاؤ جس کے دل میں رائی کے برابر یا جو کے دانے کے برابر ایمان ہے اس کو جہنم سے نکال لاؤ۔

[صحیح الترغیب والترھیب:3645]

شہداء کی شفاعت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہید کی شفاعت اس کے اہل خانہ کے ستر آدمیوں کے حق میں قبول کی جائے گی۔

[سنن أبي داود:2524]

کچھ لوگوں کو زیادہ شفاعت کرنے کی اجازت دی جائے گی اور کچھ کو کم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک آدمی لوگوں کی جماعت کی سفارش کرے گا اور وہ اس کی شفاعت سے جنت میں داخل ہوں گے، کوئی پورے قبیلے کی سفارش کرے گا، تو وہ اس کی شفاعت سے جنت میں داخل ہوں گے
اور کوئی آدمی ایک شخص کی اور اپنے گھر والوں کی سفارش کرے گا تو وہ اس کی سفارش سے جنت میں داخل ہوں گے۔

[مسند أحمد:11605]

دو یا تین لوگوں کے حق میں شفاعت

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: ایک شخص دو اور تین آدمیوں کی سفارش کرے گا۔

[صحیح الترغیب والترهیب:3648]

کثیر تعداد کے حق میں شفاعت

نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: صرف ایک آدمی کی شفاعت سے "جو نبی نہیں ہوگا "ربیعہ اور مضر جیسے دو قبیلوں یا ایک قبیلے کے برابر لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

[مسند أحمد:22250]

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: میری امت کے ایک آدمی سفارش کی وجہ سے بنو تمیم کی تعداد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے ہم نے پوچھا یا رسول اللہ یہ شفاعت آپ کی شفاعت کے علاوہ ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ہاں میرے علاوہ ہوگی۔

[مسند أحمد:15857]

سفارش کرنے والے بھی صرف توحید پرستوں کی شفاعت کر سکیں گے

فوت شدہ چھوٹے بچوں کی شفاعت

صِغَارُهُمْ دَعَامِيصُ الْجَنَّةِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوٹے بچے تو جنت کے گھوڑے کے بچے ہیں (تیزی، سرعت، ادھر ادھر بھاگتے ہیں) ان میں سے جو بھی اپنے باپ یا اپنے والدین سے ملے گا تو اس کے کپڑے کو یا اس کے ہاتھ کو پکڑ لے گا جیسا کہ میں تمہارے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہوئے ہوں، وہ اس کو اس وقت تک نہ چھوڑے گا جب تک کہ اللہ اسے اور اس کے باپ کو جنت میں داخل نہ کر دے گا۔

قرآن کی شفاعت

اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لأَصْحَابِهِ

[صحيح مسلم:1910]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن) مجید (پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارشی بن کر آئے گا۔

روزہ کی شفاعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے، روزہ کہے گا کہ اے رب! میں نے دن کے وقت اسے کھانے اور خواہشات کی تکمیل سے روکے رکھا اس لئے اس کے متعلق میری سفارش قبول فرما،

اور قرآن کہے گا کہ میں نے رات کو اسے سونے سے روکے رکھا اس لئے اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما،

چنانچہ ان دونوں کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔ [مسند أحمد:6626]

حجر اسود کی شفاعت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن حجر اسود جب آئے گا تو وہ جبل ابو قبیس سے بڑا ہوگا اور اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے۔

[مسند أحمد:6978]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن یہ حجر اسود اس طرح آئے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے یہ دیکھتا ہوگا اور ایک زبان ہوگی جس سے یہ بولتا ہوگا اور اس شخص کے حق میں گواہی دے گا جس نے اسے حق کے ساتھ بوسہ دیا ہوگا۔

[مسند أحمد:2215]